Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۱۵ ذوالحجہ ۱۳۹۹ھ ۔ ۶ نبوت ۱۳۵۸ہش ۔ ۶ نومبر ۱۹۷۹ء | نمبر ۲۵۲

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۶ نبوت / نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں بخیر و عافیت رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۔ عزیزہ امۃ النصیر سلمہا بنت مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کا نکاح عزیز سہیل خورشید سلمہ ابن مکرم چوہدری خورشید احمد صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ مشرقی پاکستان کے ہمراہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۷۹ء کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پندرہ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ اس موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی مجلس میں تشریف فرما تھے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت اور یُمن و سعادت کا موجب اور مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین اللّٰھم آمین

مکرم احمد صادق صاحب مربی سلسلہ ڈھاکہ کو پیٹ کی تکلیف کی وجہ سے ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے ابھی تک مرض کی تشخیص نہیں ہو سکی۔ نیز امیر صاحب بنگلہ دیش بھی چند یوم سے بیمار ہیں۔ تمام دوستوں اور بزرگوں سے ہر دو احباب کی صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(اے حمید خاں۔ سعود آباد کراچی)

وفات

یکم نومبر ۱۹۷۹ء عید کے روز صبح سات بجے کے قریب برادرم پیر انوارالدین صاحب ابن پیر اکبر علی صاحب دل کا دورہ پڑنے سے راولپنڈی میں انتقال کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ رات کو جنازہ ربوہ لایا گیا اور ۲ نومبر کی صبح کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعد نماز فجر نماز جنازہ پڑھائی اور اس کے بعد ربوہ ہی میں تدفین ہوئی۔ احباب برادرم مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار پیر معین الدین۔ ربوہ)

نوبل انعام حاصل کرنے پر محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی خدمت میں

سعودی عرب کے شہزادہ محمد بن فیصل السعود اور لیبیا کے ابراہیم المنتصر کی طرف سے تہنیتی پیغامات

"یہ اعزاز مسلمانوں کیلئے باعثِ مسرت ہے اور ہم آپ کی اس کامیابی پر خوش ہیں اور آپ کیلئے دعا گو ہیں"

"آپ نے دنیا بھر کے مسلمانوں کیلئے جو اعزاز حاصل کیا ہے اس میں مسلمان بھائیوں کی حیثیت سے ہم شریک ہیں"

مشہورِ عالم مسلمان سائنسدان محترم جناب پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام نے طبیعیات میں ۱۹۷۹ء کا نوبل انعام حاصل کرنے میں جو عظیم الشان کامیابی حاصل کی ہے اس پر عالمِ اسلام میں خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی ہے۔ چنانچہ عالمِ اسلام کی سربرآوردہ شخصیتوں اور مسلمان لیڈروں کی طرف سے ڈاکٹر صاحب موصوف کی خدمت میں مبارکباد کے پیغامات مسلسل موصول ہو رہے ہیں۔ ان میں اسلامی بنکنگ مومنٹ کے سربراہ شہزادہ محمد بن فیصل السعود اور لیبیا کی الفتح یونیورسٹی کی پیپلز کمیٹی کے سیکرٹری جنرل جناب ابراہیم المنتصر کے پیغامات بھی شامل ہیں۔

سعودی عرب کے شہزادہ محمد بن فیصل السعود نے اپنے تہنیتی پیغام میں پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کے اعزاز کو دنیا بھر کے مسلمانوں کیلئے باعثِ مسرت قرار دیا ہے اور خداوند تعالیٰ کے حضور دعا کی ہے کہ وہ ڈاکٹر صاحب موصوف کو صحت اور قوت عطا کرے تاکہ آپ طبیعیات کے سلسلہ میں اپنی شاندار اور گرانقدر ریسرچ کو جاری رکھ سکیں۔ اسی طرح لیبیا کے جناب ابراہیم المنتصر نے اپنے تہنیتی پیغام میں محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کے اعلیٰ ترین عالمی اعزاز کو دنیا بھر کے مسلمانوں کے اعزاز سے تعبیر کیا ہے اور تمام مسلمانوں کی طرف سے کہا ہے کہ ہم مسلمان بھائیوں کی حیثیت سے اس اعزاز میں شریک ہیں۔ مزید برآں انہوں نے اپنے تہنیتی پیغام میں ڈاکٹر صاحب موصوف کو لیبیا کا دورہ کرنے کی بھی دعوت دی ہے۔

روزنامہ "جنگ" راولپنڈی نے ان تہنیتی پیغاموں پر مشتمل اپنے نمائندے کی لندن سے مرسلہ خبر کو اپنے ۳ نومبر ۱۹۷۹ء کے شمارہ میں صفحہ اوّل پر شائع کیا ہے۔ خبر کا مکمل متن درج ذیل ہے:-

"لندن ۲ نومبر (نمائندہ جنگ)۔ اسلامی بنکنگ مومنٹ کے سربراہ شہزادہ محمد بن فیصل السعود نے پاکستانی سائنسدان پروفیسر عبدالسلام کو فزکس میں نوبل انعام حاصل کرنے پر مبارکباد دی ہے۔ انہوں نے پروفیسر عبدالسلام کو ایک تہنیتی پیغام میں کہا ہے کہ آپ کا یہ اعزاز مسلمانوں کے لئے باعثِ مسرت ہے۔ ہم آپ کی اس کامیابی پر خوش ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ آپ کو یہ شاندار کام جاری رکھنے کے لئے صحت اور قوت عطا کرے۔

طرابلس (لیبیا) کی الفتح یونیورسٹی کی پیپلز کمیٹی کے سیکرٹری جنرل ابراہیم المنتصر نے بھی پروفیسر عبدالسلام کو یہ اعزاز حاصل کرنے پر مبارکباد دی ہے۔ انہوں نے کہا ہے آپ کے نوبل انعام حاصل کرنے کی خبر ہم نے بڑی مسرت کے ساتھ سنی ہے۔ ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ آپ نے اپنے لئے اور دنیا بھر کے مسلمانوں کے لئے جو اعزاز حاصل کیا ہے اس میں مسلم بھائیوں کی حیثیت سے ہم شریک ہیں۔ ابراہیم المنتصر نے پروفیسر عبدالسلام کو لیبیا کا دورہ کرنے کی دعوت دی ہے۔"

(روزنامہ "جنگ" راولپنڈی مورخہ ۳ نومبر ۱۹۷۹ء صفحہ اوّل)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ...

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۵ رذوالحجہ ۱۳۹۹ھ

۶ رنبوت ۱۳۵۸ ہش

۶ رنومبر ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیمِ بہار کے ابتدائی جھونکے اور فصلِ بہار کی آمد آمد

الحمدللہ ثم الحمدللہ امسال بھی ماہِ اکتوبر کے دَوران ربوہ کی مقدس سرزمین میں خدام الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ، اطفال الاحمدیہ، ناصرات الاحمدیہ اور انصار اللہ کے سالانہ مرکزی اجتماعات دعاؤں، ذکرِ الٰہی اور انابت الی اللہ کے رُوح پرور ماحول میں نہایت کامیابی اور خیر و خوبی سے منعقد ہوئے۔ بفضل اللہ تعالیٰ اِن سب اجتماعات میں پہلے سے زیادہ تعداد میں مجالس کی نمائندگی ہوئی اور ان جملہ مجالس کے ممبران اور اسی طرح ممبرات بھی پہلے سے بڑھ کر تعداد میں شریک ہو کر اپنے اپنے اجتماع کی برکات سے مستفیض ہوئے۔

اِن اجتماعات کے انعقاد اور عظیم برکات پر مشتمل ان کی مختصر روداد اور کوائف ہم قبل ازیں الفضل میں حسبِ گنجائش ہدیۂ قارئین کر چکے ہیں۔ آج ہم اِن بابرکت اجتماعات کی اہمیت کے ایک خاص پہلو پر روشنی ڈالنا چاہتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ ہمارے یہ اجتماعات نسیمِ بہار کے اُن ابتدائی جھونکوں کی حیثیت رکھتے ہیں جو دلوں کو ایک نئی تازگی اور فرحت سے ہمکنار کر کے فصلِ بہار کی آمد آمد کا احساس دلاتے اور اِس طرح انہیں آنے والی بہار کے استقبال کی امنگوں سے مالا مال کر دکھاتے ہیں۔ وہ فصلِ بہار جس کے تصوّر سے ہی ہر احمدی کے جسم و جان میں خوشی کی لہر دوڑنے لگتی اور ہر مُوئے بدن سے مسرّت پھُوٹنے لگتی ہے ہمارا مقدس و بابرکت جلسۂ سالانہ ہے ہاں وہی مقدس و بابرکت جلسہ سالانہ جس کے سلسلہ وار سال بہ سال دائمی انعقاد کی بنیاد کی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور جس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو مشرق و مغرب سے آ آ کر سال کے سال اِس میں آ شامل ہوتی ہیں اور اپنی دیوانہ وار آمد سے ایک دُنیا کو اپنی طرف متوجہ کر کے مشرق و مغرب میں بسنے والوں کو زبانِ حال سے یہ مژدۂ جانفزا سُناتی ہیں :-

اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح
نیز بشنو از زمیں آمد امامِ کامگار

آسماں بارد نشاں الوقت مے گوید زمیں
ایں دو شاہد از پئے من نعرہ زن چوں بے قرار

اب اِسی گلشن میں لوگو راحت و آرام ہے
وقت ہے جلد آؤ اے آوارگانِ دشتِ خار

اِک زماں کے بعد اب آئی ہے یہ ٹھنڈی ہوا
پھر خدا جانے کہ کب آویں یہ دن اور یہ بہار

ملّتِ احمدؐ کی مالک نے جو ڈالی تھی بناء
آج پوری ہو رہی ہے اے عزیزانِ دیار

گلشنِ احمدؐ بنا ہے مسکنِ بادِ صبا
جس کی تحریکوں سے سُنتا ہے بشر گفتارِ یار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۰۶ مطبوعہ ۱۹۰۸ء)

نسیمِ بہار کے اِن ابتدائی جھونکوں سے ہی ہر سال احمدی احباب پر اہتزاز کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے اور وہ ایک ہرے بھرے تناور درخت کی سرسبز شاخوں کی طرح آمدِ بہار کے انتظار میں خوشی سے جھُومنا شروع کر دیتے ہیں۔ وہ کیوں نہ خوشی سے جھُومیں جبکہ وہ خود ہیں بھی تو حضرت مسیحِ پاک علیہ السلام کے درختِ وجود کی سرسبز شاخیں اور اِس ...ر جانفزا کا دائمی اہتمام خدائی اِذن کے ماتحت خود حضرت مسیحِ پاک علیہ السلام نے ہی تو کیا ہے۔ نسیمِ بہار کے اِن ابتدائی جھونکوں کی حیات بخش تاثیر سے اُن کے دلوں کے شگوفے کھلنے لگتے ہیں اور وہ جلسۂ سالانہ کے انتظار میں جس میں کہ دُنیا کے گوشہ گوشہ سے بہاریں سمٹ کر ایک ہی جگہ آ جمع ہوتی ہیں گن گن کر دن گزارنا شروع کر دیتے ہیں۔ وہ سماں وہ روزگاران کی آنکھوں میں پھرنے لگتا ہے کہ جب وہ ابراہیم ثانی کے سدھائے ہوئے پرندوں کی حیثیت سے جذبۂ شوق کے تحت بے تحاشہ اُڑتے ہوئے ربوہ کی مقدس سرزمین میں جا وارد ہوں گے اور چاروں طرف سے آنے والے طائرانِ خوش بخت میں جا شامل ہونے سے ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِينَكَ سَعْيًا کا رُوح پرور نظارہ پیش کرنے کی سعادت ان کے حصّہ میں آئے گی اور آسمان سے نازل ہونے والی بے انداز برکتوں، رحمتوں اور فضلوں سے انہیں مالا مال کر دکھائے گی۔

ہم سالہا سال کے ذاتی تجربہ اور قلبی واردات کی بناء پر جانتے ہیں کہ ذیلی تنظیموں کے مرکزی اجتماعات کے نہایت کامیابی اور خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہونے کے بعد جو دن بھی گزرتا ہے وہ دور و دراز علاقوں تک پھیلے ہوئے احمدی مردوں، عورتوں اور بچوں کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کے عزم کو پختہ تر سفر کی تیاریوں کے اہتمام کو تیز تر اور آسمان سے نازل ہونے والی برکتوں اور رحمتوں کو سمیٹنے اور ان سے بہرہ ور ہونے کے شوق کو فزوں سے فزوں تر کرتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ انتظار کی گھڑیاں ختم ہونے کا وقت آ پہنچتا ہے اور اللہ والے قافلہ در قافلہ للٰہی سفر پر روانہ ہو کر منزلِ شوق کی طرف بڑھنے لگتے ہیں اور وہ خوشی سے اُچھلتے کُودتے سرزمینِ ربوہ میں پہنچنے شروع ہو جاتے ہیں اور وہ ہر سال ہی پہلے سے بڑھ کر تعداد میں دائمی بہاروں کے اِس سدا بہار مسکن میں آ جمع ہوتے ہیں۔

ہمیں یقین ہے امسال بھی انشاء اللہ العزیز ایسا ہی ہو گا اور نفوس و اموال میں برکت کے خدائی وعدے پہلے سے بڑھ کر شان کے ساتھ پُورے ہو کر دُنیا پر آشکار کر دکھائیں گے ؎

جس بات کو کہے کہ کروں گا میں یہ ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

عشق کی اِنتہا کے دِن آئے

عشق کی انتہا کے دن آئے
پیار کے ارتقاء کے دن آئے

پھر سے آئے وداد و جذبہ کے دِن
پھر خلوص و وفا کے دن آئے

پھر بلند ہوں گے نعرۂ تکبیر
ذکرِ ربِّ عُلا کے دن آئے

پھر جبینیں جھُکیں گی پیشِ خدا
سجدۂ بے ریا کے دن آئے

پھر سے ربوہ کی مسجدوں میں ندیم
آخرِ شب بُکا کے دن آئے

آنکھ رولے گی اَشک کے موتی
یعنی پھر سے دعا کے دن آئے

پھر چلے گی نسیم رحمت کی
رحمتِ ذوالعطاء کے دن آئے

گونج اُٹھے گی پھر فضا بہ درود
وردِ صَلِّ عَلیٰ کے دن آئے

ذکرِ اسلام پھر سے ہو گا بلند
سطوتِ مصطفیٰؐ کے دن آئے

پھر سے ہو گا ملائکہ کا نزول
پھر سے قُربِ خدا کے دن آئے

پھر فضا ہو گی پُر زِ نکہت و نُور
پھر سے نُور و ضیا کے دن آئے

پھر سُنیں گے خطابِ ناصرِ دیں
عالمِ کیف زا کے دن آئے

ذکر احیاءِ دیں کا پھر ہو گا
مدحتِ میرزاؑ کے دن آئے

ہم ہیں محمود اور درِ جاناں
پھر سے بختِ رسا کے دن آئے

آئیں رقصاں بکُوئے عشق، عشّاق
عشق کی انتہا کے دِن آئے

محمود احمد مرزا۔ عبدالحکیم (ضلع ملتان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرت حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

مکرم ڈاکٹر قاضی محمد برکت اللہ صاحب امریکہ

۱۔ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رفتار کے تیز تھے اس قدر کہ بعض اوقات صحابہؓ کو ساتھ چلتے وقت دقت ہوتی اور پیچھے رہ جانے کا خدشہ ہوتا۔ حضور علیہ السلام گفتار کے شگفتہ اور دھیمے تھے۔ اس قدر کہ ہر لفظ کے حروف گنے جاسکتے حضور علیہ السلام کی خواہش ہوتی کہ جو کچھ آپؐ فرماتے۔ اسے اچھی طرح سمجھ لیا جائے۔ چونکہ یہی فرمودات قانون کی حیثیت رکھتے۔ حضور علیہ السلام کی گفتگو بہت سادہ لیکن پُر وقار ہوتی۔ چاہے روئے سخن صرف ایک فرد کی طرف ہوتا یا اجتماع سے خطاب فرماتے

۲۔ خدمت اقدس علیہ السلام میں ایک دن ایک شخص نے عرض کی کہ حضورؐ ایمان سے کیا مراد ہے؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔

خدا تعالےٰ اس کے فرشتوں اس کی کتابوں اس کے نبیوں اور آخرت پر یقین واثق رکھنا نیز یہ کہ نیکیوں اور بدیوں کا جانچنا خدا تعالےٰ کے اختیار میں ہے

اس شخص نے پھر پوچھا حضور اسلام سے کیا مراد ہے؟

حضور علیہ السلام نے فرمایا۔

اللہ تعالےٰ کی عبادت کرنا۔ رمضان کے روزے رکھنا۔ استطاعت ہو تو حج کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا۔

(مسلم، بخاری)

۳۔ خدمت اقدس علیہ السلام میں عرض کی گئی کہ ایک شخص مشرک تھا مسلمانوں کو مار ڈالتا تھا اس لئے اسامہؓ بن زید نے تعاقب کیا۔ اور اسے پکڑ لیا۔ تو اس شخص نے فوراً کہا لا الٰہ الا اللہ۔ لیکن اسامہؓ نے پرواہ نہ کی۔ اور اسے مار ڈالا۔ حضور علیہ السلام نے اسامہؓ کو طلب کیا اور فرمایا کہ جب اس شخص نے لا الٰہ الا اللہ پڑھ لیا تھا۔ پھر تو نے اسے کیوں مارا۔ گو وہ قاتل تھا لیکن توبہ کر چکا تھا حضرت اسامہؓ نے بڑی عرض کیا یا رسول اللہ وہ تو ڈر کے مارے ایمان ظاہر کر رہا تھا۔ اس پر رسول اللہؐ نے فرمایا۔ کیا تو نے اس کا دل چیر کر دیکھ لیا تھا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔ اور پھر بار بار یہی کہتے چلے گئے کہ تم قیامت کے دن کیا جواب دو گے۔ جب اس کا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ پڑھنا تمہارے سامنے پیش کیا جائے گا

اسامہؓ کہتے ہیں کہ اس وقت میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ کاش میں آج ہی اسلام لایا ہوتا اور یہ حرکت مجھ سے سرزد نہ ہوتی۔ (مسلم)

۴۔ خدمت اقدس علیہ السلام میں ایک دن ایک شخص حاضر ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مجھ میں تین عیب ہیں۔ جھوٹ، شراب اور بداخلاقی۔ میں نے بہت کوشش کی ہے کہ کسی طرح مجھ سے یہ عیب دور ہو جائیں لیکن میں اپنی کوشش میں کامیاب نہیں ہو سکا۔ حضور کوئی علاج بتائیں۔

رسول اللہ نے فرمایا۔ تم مجھ سے ایک عیب چھوڑنے کا وعدہ کرو۔ باقی دو میں چھڑا دوں گا۔ اس پر اس شخص نے وعدہ کیا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا تم جھوٹ بولنا چھوڑ دو۔ چنانچہ وہ شخص یہ وعدہ کرکے چلا گیا۔

کچھ عرصے بعد وہ شخص خوش خوش حضرت اقدس علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا حضور میرے تینوں عیوب ہی چھٹ گئے ہیں۔ اور مجھے ان تینوں گناہوں سے نجات مل گئی ہے۔ حضور نے کیفیت پوچھی تو کہنے لگا ایک دن میرے دل میں معمول کے مطابق شراب پینے کا خیال آیا۔ اور جب شراب پینے کے لئے اٹھا تو خیال آیا کہ دوست پوچھیں گے کیا تم نے شراب پی۔ پہلے تو جھوٹ بول دیا کرتا تھا۔ لیکن اب آپ سے جھوٹ نہ بولنے کا وعدہ کر لیا تھا تو دوستوں کو بتانا پڑے گا۔ اس پر میں نے کہا کہ میں شراب نہیں پیتا۔ کچھ دنوں کے بعد بداخلاقی کرنے کا خیال آیا۔ تو پھر وہی بات کہ دوستوں نے پوچھا۔ کہ بداخلاقی کی ہے۔ تو بتانا پڑے گا۔ اس لئے میں نے کہا کہ بداخلاقی نہیں کروں گا اور رفتہ رفتہ یہ خیالات راسخ ہو گئے۔ چنانچہ حضور سے جھوٹ نہ بولنے کا ایک وعدہ کرکے مجھے دوسرے گناہوں سے بھی نجات مل گئی۔

۵۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہر وقت اللہ تعالےٰ سے دعا گو تھے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَعَنْ یَمِیْنِیْ نُوْرًا وَعَنْ یَسَارِیْ نُوْرًا وَفَوْقِیْ نُوْرًا وَتَحْتِیْ نُوْرًا وَاَمَامِیْ نُوْرًا وَخَلْفِیْ نُوْرًا وَاجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا

(بخاری)

کہ اے اللہ میرے دل میں اپنا نور بھر دے۔ اور میری آنکھوں میں بھی اپنا نور بھر دے۔ میرے کانوں میں بھی اپنا نور بھر دے۔ اور میرے دائیں بھی تیرا نور ہو اور میرے بائیں بھی تیرا نور ہو۔ اور میرے اوپر بھی تیرا نور ہو اور میرے نیچے بھی تیرا نور ہو۔ اور میرے آگے بھی تیرا نور ہو اور میرے پیچھے بھی تیرا نور ہو۔ اے میرے رب میرے سارے وجود کو نور ہی نور بنا دے۔

۶۔ حضور علیہ السلام کی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ خدمت اقدس علیہ السلام میں حاضر ہوئیں اور کہنے لگیں یا رسول اللہ میرے ہاتھ چکی پیس پیس کر زخمی ہو گئے ہیں اور خواہش ظاہر کی کہ فتح کے بعد مستحقین میں جو مال تقسیم کرنا ہے۔ اس میں سے کوئی غلام یا لونڈی عطا فرمائیں۔ جو میرا ہاتھ بٹا دیا کرے۔ اس پر حضور علیہ السلام نے محبت بھرے لہجہ میں فرمایا۔ فاطمہ میری بیٹی! میں تمہیں غلام یا لونڈی رکھنے سے زیادہ قیمتی چیز بتاتا ہوں کہ جب تم سونے لگو تو ۳۳ دفعہ الحمد للہ ۳۳ دفعہ سبحان اللہ اور ۳۴ دفعہ اللہ اکبر کہہ لیا کرو۔ یہ تمہارے لئے لونڈی یا غلام رکھنے سے زیادہ بہتر ہو گا۔

(بخاری)

۷۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ چند ساتھیوں کے ساتھ سفر پر جا رہے تھے۔ تو صحرا سے گزرتے ہوئے ایک چرواہے سے سب نے مل کر ایک بھیڑ خریدی، ایک ساتھی کہنے لگا کہ میں اس بھیڑ کو ذبح کروں گا۔ دوسرے نے کہا کہ میں اس کی کھال اتار دوں گا۔ تیسرے نے کہا میں اسے بھون دوں گا اور کھانا تیار کر دوں گا اس پر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا میں ادھر ادھر سے لکڑیاں اکٹھی کرکے لاتا ہوں تاکہ آگ جلا سکیں۔ دوسرے ساتھی کہنے لگے کہ نہیں نہیں آپ نہ جائیں ہم میں سے ایک یہ کام بھی کرے گا۔ لیکن حضور علیہ السلام نے فرمایا ایسے نہیں میں یہ کام کروں گا۔ چونکہ اچھا نہیں لگتا۔ کہ آپ سب تو کوئی کام کریں۔ اور میں آپ کی اعانت نہ کروں۔

۸۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم بے تکلفی سے گفتگو فرماتے۔ سفر پر ہوتے تو ساتھیوں سے رابطہ رکھتے۔ کبھی کسی کے پاس جاتے کبھی کسی کے پاس جاتے۔ اس سے سب قافلے والے شاد کام رہتے۔ ایک دفعہ اسی طرح قافلے میں ایک ساتھی کے پاس پہنچے اور یونہی پوچھا کہ کیا تم اپنا اونٹ بیچو گے۔ اس شخص نے بھی کہہ دیا کہ ہاں اونٹ تو بیچ دوں گا لیکن مدینہ پہنچ کر اسے حوالے کروں گا۔ اس پر حضور علیہ السلام متبسم ہوئے۔ اور پوچھا اچھا کیا قیمت لوگے۔ ساتھی بھی یونہی بے تکلفی میں کہنے لگا آپ ہی بتائیں آپ کس قیمت میں اس اونٹ کو خریدیں گے حضور نے مسکراتے ہوئے فرمایا دو درہم لوگے ساتھی کہنے لگا کہ اتنی کم قیمت۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا کہ اچھا تین، پھر پانچ اور اس طرح قیمت بڑھاتے گئے۔ لیکن وہ شخص مسکراتا رہا اور راضی نہ ہوا۔ آخر چالیس درہم پر راضی ہو گیا۔ اس کے بعد حضور علیہ السلام قافلے میں آگے کسی اور شخص کے پاس چلے گئے۔ جب قافلہ مدینہ پہنچا۔ تو اس شخص نے اس سارے واقعہ کا ذکر کیا۔ اور اس سارے مذاق کی باتوں کا مزہ لیتا رہا۔ لیکن اس کی بیوی نے کہا نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے سودا کیا ہے۔ اسے مذاق نہ سمجھے اور اپنا اونٹ خدمت اقدس علیہ السلام میں حاضر کرے۔ اس پر وہ شخص رسول اللہؐ کی خدمت میں پہنچ گئے۔

حضور علیہ السلام نے تبسم فرمایا اور اسے چالیس درہم عطا فرمائے۔ پھر وہ اونٹ تحفۃً اسی شخص کو دے دیا۔ اور وہ شخص چالیس درہم اور اپنے اونٹ کو لے کر خوش خوش واپس گھر آ گیا۔ وہ اونٹ کافی عرصہ بعد تک زندہ رہا۔ چنانچہ وہ شخص اپنے اونٹ اور رسول اللہ کے فراخدلانہ تحفے کو دیکھ کر عش عش کرتا رہا۔

۹۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک دن بازار سے گزر رہے تھے کہ ایک شخص کو دیکھا جو [illegible] تھا اور شکل بھی اچھی نہیں تھی۔ حضور علیہ السلام ازراہ محبت وشفقت اس شخص کے پیچھے گئے۔ اور محبت سے اسے بازوؤں میں لے لیا۔ پھر ذرا بلند آواز سے فرمانے لگے۔ اس غلام کو کون خریدے گا۔ اس شخص نے پیچھے مڑ کر جو دیکھا تو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم تھے۔ اس کی خوشی کا کوئی ٹھکانا نہ تھا۔ چنانچہ جس طرح نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے پکڑا ہوا تھا۔ اسی طرح اس نے حضور علیہ السلام کے جسم مبارک سے اپنے آپکو رگڑنا شروع کر دیا اور ساتھ ساتھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہنے لگا یا رسول اللہؐ مجھے فروخت کرنے سے آپ کو زیادہ قیمت وصول نہیں ہوگی۔ حضور علیہ السلام نے اس شخص کی ڈھارس بندھائی کہ نہیں ایسے نہ کہو کیونکہ خدا تعالیٰ کی نظر میں تمہاری بہت قیمت ہے۔

۱۰۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک اجنبی آیا۔ حضور علیہ السلام نے اس کی خاطر تواضع کی اور چونکہ رات ہوگئی تھی اسے سونے کے لئے بستر بھی دیا۔ اصل میں یہ شخص بدباطن تھا اور دشمن تھا۔ رات کو جان بوجھ کر اس نے بستر کو گندا کر دیا اور صبح سویرے وہاں سے چپکے سے چلا گیا لیکن کچھ دور جاکر اسے یاد آیا کہ وہ اپنی تلوار اس جگہ بھول گیا ہے چنانچہ واپس آیا اور چپکے چپکے اپنی تلوار لینے چلا۔ اس نے دیکھا کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم دست مبارک سے اس شخص کے گند کو صاف کر رہے ہیں۔ پھر اس شخص پر نظر پڑی تو فرمانے لگے کہ آپ اپنی تلوار یہاں بھول گئے تھے۔ میں نے احتیاط سے ڈال رکھی ہے۔ آپ لے جائیں۔ لیکن اس بستر کے بارے میں کوئی بات نہیں کی اور نہ ہی کوئی ملامت کی۔ اس شفقت بھرے سلوک کو دیکھ کر وہ شخص اپنے کئے پر بہت متأسف ہوا اور فوراً اسلام قبول کر لیا۔

۱۱۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں ایک شخص کو دیکھا کہ اس کے سر کے اور داڑھی کے بال غیر مناسب طریقہ سے بڑھے ہوئے تھے حضور علیہ السلام نے اسے ہدایت کی کہ مناسب حد تک بال ترشوا کر آئے۔ چنانچہ تھوڑی دیر کے بعد جب وہ شخص مسجد میں واپس آیا تو اس کے بال ترشے ہوئے تھے اور سر میں کنگھی کی ہوئی تھی داڑھی مناسب طریقے سے ترشی ہوئی تھی۔ نہا دھو کر صاف ستھرے کپڑے پہن رکھے تھے۔ اسے دیکھ کر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا اس ڈراؤنی شکل سے جو تم نے بنا رکھی تھی اب اچھے نہیں لگتے۔

ایک اور موقعہ پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ایک شخص پھٹے پرانے کپڑے پہن کر آیا ہے اور ایسے لگتا تھا کہ اس کی حالت زار ہے۔ حضورؐ نے استفسار فرمایا تو کہنے لگا یا رسول اللہؐ یہ نہیں کہ میں بہت غریب ہوں۔ میں کھاتا پیتا ہوں اور اپنا سب کچھ خیرات میں دے دیتا ہوں اور خود تنگی ترشی سے گزارہ کرکے اس حالت میں رہتا ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا کہ نہیں ایسے نہیں کیونکہ اللہ نے اپنے بندے پر جو احسانات کئے ہیں وہ اس کی کیفیت دیکھنا چاہتا ہے اور اللہ نے اپنے بندے کو جو رحمتیں اور نعمتیں عطا کی ہیں ان کی عکاسی وہ اپنے بندے میں دیکھنا چاہتا ہے۔

پتے کی چند باتیں

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری سابق مبلغ اسلام مغربی افریقہ

مرے دوستو عزیزو! یہ مرا نیا ترانہ
ذرا مجھ سے آج سن لیں بطریق دوستانہ
یہ بجا کہ شعر ہوتے نہ یہ اعتنا کے قابل
جو نہ ہوتا میں گدائے درِ مہدئ زمانہ
ہے کرم مگر خدا کا کہ مجددِ زماں سے
مجھے اور آپ کو بھی ہے لگاؤ عاشقانہ
یہ پتے کی چند باتیں مرے لب پہ آگئی ہیں
نہیں گرچہ میں سخن میں کوئی بندۂ یگانہ

نہ سنیں جو آپ مجھ سے تو کسے پڑی کہ سن لے
مرے دل کی یہ کہانی مری روح کا فسانہ

ہے کسے خبر کہ کیا ہے مرے دل کی دھڑکنوں میں
نہیں گو نہاں کسی سے مری لے مجاہدانہ
مرے دل میں جلوہ فرما ہے رسولؐ کی محبت
اسی نور سے ہے رخشاں یہ مرا سیاہ خانہ
ابھی راہِ زندگی میں ہیں کئی مقام ایسے
کہ پڑے گا دیں کی خاطر ہمیں مال و زر لٹانا
رہے یاد یہ بھی لیکن کہ بفضلِ حق تعالےٰ
نہ مٹا سکے گا ہرگز ہمیں اب کبھی زمانہ

ہمیں حزبِ آخریں ہیں ہمیں حامیانِ دیں ہیں
ہمیں ہیں وہ، کام جن کے ہیں سبھی مجاہدانہ

ہے ازل سے یہ مقدر کہ ہمیں رہیں گے غالب
نہ ڈرا سکیں گے ہم کو یہ فسونِ فرنگیانہ
ہمیں فکر ہو تو یہ ہو کہ ہماری غفلتوں سے
کرے عود پھر نہ ہم میں کوئی رسمِ جاہلانہ
جو زباں پہ ہو ہماری وہی دل میں ہو ہمیشہ
کسی حال میں نہ اپنی ہو روش منافقانہ
کبھی قول و فعل اپنے نہ ہوئے جو ایک جیسے
تو یہ سوچ لیں ذرا ہم کہ کہے گا کیا زمانہ

رہِ دینِ مصطفےٰؐ پہ رہیں جان و دل سے قائم
رہے صورت اور سیرت ہمہ وقت مومنانہ

ہمیں پیار ہو انہیں سے جنہیں پیار ہو نبیؐ سے
رہیں دور ان سے جن کا ہو طریق فاسقانہ
وہی بات لب پہ لائیں جو ہر اک کے کام کی ہو
کریں کام وہ کہ اچھا کہیں لوگ غائبانہ
کبھی نخوت و تکبر نہ قریب آنے پائیں
نہ کریں کسی کی غیبت بنگاہِ حاسدانہ
جو جفا سے پیش آئے اسے دیں سبق وفا کا
جو برا کہے اسے ہم کہیں بات مشفقانہ

کوئی گالیاں بھی دے گر تو دعا ہی دیں اسے ہم
کہ یہی بتا گئے ہیں ہمیں رہبرِ زمانہ

نہ کسی سے دشمنی ہو نہ کسی پہ ظنِ بد ہو
نہ کبھی کسی بشر سے ہو سلوک جابرانہ
کریں وقف زندگی ہم برضا و رغبت اپنی
رہِ دینِ حق میں کوشاں ہوں بعزمِ غازیانہ
زر و مال ہو نہ مقصد کبھی اپنی زندگی کا
کہ بقا کا اک ذریعہ ہے فقط یہ آب و دانہ
یہ جہان مرغ و ماہی یہ زمیں کی بادشاہی
ہے فنا مآل رب کا نہیں کچھ بھی جاودانہ

مرے دوستو عزیزو! یہ پتے کی چند باتیں
مری عرض و التجا ہے انہیں جا بجا سنانا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ اکبر، اللہ اکبر

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر فاضل۔ ربوہ

ایام عیدین میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک

زَيِّنُوا اَعْيَادَكُمْ بِالتَّكْبِيْرِ

اپنی عیدوں کو تکبیرات کے ذریعہ مزین کرو۔

کی تعمیل میں فرزندان توحید تکبیرات کا ورد کرتے ہیں۔ مساجد اور عیدگاہ میں اس کا بہت ہی پرکیف اور جاذب انظار منظر ہوا کرتا ہے عید کی نماز میں پہلی رکعت میں سات تکبیرات کہی جاتی ہیں۔ دوسری رکعت میں پانچ مرتبہ۔ نماز کی حرکات میں اس فقرہ کا بار بار تکرار کیا جاتا ہے۔ "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" کا فقرہ ظاہراً مختصر ہے مگر معنوی لحاظ سے یہ فقرہ اسلام کے مرکزی نقطہ اور اساسی رکن توحید پر مشتمل ہے اور اس رکن کی بدرجہ اتم ترجمانی کرتا ہے۔ نماز کی حرکات میں اس فقرہ کا تکرار اس عظیم مقصد و غایت اور اس رکن کی اہمیت کی طرف غیر معمولی توجہ قائم کرنے کے لئے کیا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کے لئے یہ فقرہ ہر مسلمان کی نوک زبان پر ہر وقت رہتا ہے تمام انبیاء جن کا ذکر قرآن کریم میں ہوا ہے ان سب نے اپنی بعثت کا مقصد معرفت ربانی ہی پیش کیا ہے۔ کیونکہ انبیاء خدا تعالیٰ کے پیغام کو پہنچاتے ہیں اور ان کے مواعظ و نصائح میں صرف عقیدہ توحید کی صداقت و حقانیت کا جلوہ دکھائی دیتا ہے۔ انبیاء اور ان کے متبعین کو صرف اور صرف اسی وجہ سے مصائب و مظالم کا نشانہ بنایا گیا کہ وہ شرک کے سخت مخالف تھے اور وہ لوگوں کو اللہ اکبر کا پیغام دیتے تھے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک ایسی قوم کی طرف مبعوث ہوئے جو ستارہ پرستی اور بت پرستی میں مبتلا تھی۔ وہ لیل و نہار اور سفر و حضر میں بتوں کے سامنے سجدہ ریز ہوتے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان کو اللہ اکبر کا پیغام دیا۔ اہل بابل نے آپ کی دعوت کو استہزاء سے ٹھکرا دیا اور آپ کو نمرود بادشاہ نے آگ میں ڈالنے کا فیصلہ صادر کر دیا۔ مگر حضرت ابراہیم علیہ السلام

يَا نَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلَامًا

کی دعا کی برکت سے معجزانہ طور پر بچ جاتے ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون مصر کے درمیان جو تاریخی معرکہ ہوا وہ ہر مسلمان جانتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام دربار فرعون میں ارشاد ربانی سے حاضر ہو کر اس کو اللہ اکبر کا پیغام دیتے ہیں مگر فرعون نے اس پیغام سے تمسخر اور استہزاء کیا۔ وہ خود خدائی کا دعویدار تھا۔ انا ربکم الاعلیٰ اس کا نعرہ تھا اور حضرت موسیٰ کو پکڑنے کا پروگرام بنا لیا مگر حضرت موسیٰ علیہ السلام وہاں سے ہجرت کر جاتے ہیں۔ آپ سمندر کو سلامتی سے پار کر جاتے ہیں۔ فرعون مصر آپ کا تعاقب کرتا ہے اور اس تعاقب میں سمندر کی متلاطم امواج اس کو غرق کر دیتی ہیں۔ قرآن کریم نے اس کی غرقابی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

حَتّٰى اِذَا اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

(یونس)

جب غرق ہونے کی آفت نے اسے آ پکڑا تو فرعون نے کہا کہ میں ایمان لاتا ہوں کہ جس خدا پر بنو اسرائیل ایمان لائے ہیں۔ اس کے سوا کوئی اور معبود نہیں اور میں فرمانبرداری کرنے والوں میں سے ہوں۔

اللہ اکبر کا فقرہ توحید ربانی کے عقیدہ کے اظہار کے لئے نہایت ہی اعلیٰ اور حسین فقرہ ہے۔ یہ دو لفظوں پر مشتمل ہے اور دونوں لفظ ہی پرشوکت انداز بیان کو لئے ہوئے ہیں۔ توحید کے مسئلہ کو اس فقرہ میں جامعیت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اور اس کے لئے جامع و مانع الفاظ بیان کئے گئے ہیں۔ شرک کی جملہ اقسام کو اس ایک بلند و بالا فقرہ میں "هَبَاءً مَّنْثُوْرًا" کر دیا ہے اور اس کا ابطال کیا گیا ہے۔ سورج پرستی، ستارہ پرستی، بت پرستی۔ ثنویت۔ تثلیث۔ عقیدہ ابنیت اور شخصیت پرستی کو اس فقرہ میں تہس نہس کر دیا ہے۔ ایک حدیث کی بناء پر خدا تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں:۔

ان اللہ تسعا و تسعین اسما من احصاھا دخل الجنۃ۔

یعنی۔ اللہ تعالیٰ کے ۹۹ اسماء ہیں جس نے ان کو شمار کیا وہ شخص جنت میں داخل ہو گیا۔

قرآن مجید میں ہے:۔

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا۔

اللہ کے سب نام اچھے ہیں سو ان کے ساتھ ان کو پکارو۔

یہ اسماء حسنیٰ اخلاق الٰہیہ اور اس کی صفات کا نمونہ ہیں۔ جس سے یہ سبق دینا مقصود ہے کہ انسان ان اخلاق کو اپنے اندر جذب کرے اور اس پر عمل کرے۔ اگر اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے یا رؤوف ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر شخص اپنے اندر رحم و شفقت کے جذبات پیدا کرے۔

صفات الٰہیہ کو تکرار سے بیان کرنے کا مقصد یہی ہے کہ انسان کے لئے کامل نمونہ کی طرف رہنمائی کی جائے اور اس غرض کے لئے خدا تعالیٰ نے ایک کامل انسان حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا جس کو خدا تعالیٰ نے:۔

- وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۔
- لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

کا خطاب دیا۔

ان تمام صفات ربانی۔ اسماء حسنیٰ کا خلاصہ بہترین الفاظ میں اللہ اکبر کے فقرہ میں ہی پایا جاتا ہے۔

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت ملک عرب شرک میں مبتلا تھا۔ صرف خانہ کعبہ میں تین سو ساٹھ بُت تھے۔ جن کی پوجا لیل و نہار ہوتی تھی۔ تاریخ عرب کی کتاب "الاصنام" میں ان تمام بتوں کے نام اور ان کی تاریخی تفصیلات موجود ہیں۔

ہبل۔ ود۔ سواع۔ نسر۔ یغوث یعوق۔ لات۔ عبعب۔ فلس۔ دوّار۔ اساف۔ نائلہ۔ عزیٰ۔ مناۃ۔ عم انس شعیر۔ یہم۔ ذوالشریٰ۔ سعد۔ الخ

ان کے معانی بھی الگ الگ ہیں اور ہر قبیلہ کا الگ الگ بُت تھا۔ ان بتوں نے عربوں کا اخلاقی ماحول سخت خراب کر دیا تھا۔ سر ولیم میور اپنی کتاب

LIFE OF MUHAMMAD

میں تحریر کرتا ہے۔

"ان کا مذہب بدترین قسم کی بت پرستی تھا"۔

- زبانوں پہ جاری تھا چرچا بتوں کا
دلوں پہ مسلط تھا سکہ بتوں کا
یہاں تک مسلّم تھا درجہ بتوں کا
خدا کے بھی گھر پہ تھا قبضہ بتوں کا
نہ دو چار۔ چھ سات یا آٹھ تھے وہ
ہے کعبہ گواہ تین سو ساٹھ تھے وہ

قرآن کریم نے اللہ اکبر کی کامیابی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ

یہ اصنام و احجار اور ان کی پوجا کرنے والے شکست کھا جائیں گے۔

اور اس کے مقابلہ میں:

جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ

اب حق کی فتح ہو گی اور یہ اصنام و احجار ختم ہو جائیں گے۔

چنانچہ مکہ فتح ہوا اور تمام بت خانہ کعبہ سے مسمار کر دیئے گئے۔ ان بتوں کے پجاری اور متولی پانچ وقت خدا تعالیٰ کے حضور خشوع و خضوع سے کھڑے ہونے والے بن گئے۔ اور وہ باخدا ہو گئے ان کا ورد اللہ اکبر اللہ اکبر ہو گیا۔

صحابہ کرامؓ کو اللہ اکبر کے عقیدہ پر ایمان لانے سے مصائب و مظالم برداشت کرنے پڑے۔ حضرت بلالؓ اور حضرت خبیبؓ کے دلخراش واقعات ہمارے سامنے ہیں۔ جب حضرت خبیبؓ کو مشرکین نے پکڑ لیا اور ان کو قتل کرنے کے لئے ایک وسیع میدان میں لے جایا گیا۔ حضرت خبیبؓ نے دو رکعت نماز پڑھی اور ان کی نوک زبان پر اشعار ورد کر رہی تھی کہ ظالم جلاد کے سامنے اپنی گردن جھکا دی ؎

وما ان ابالی حین اقتل مسلما
علی ای شق کان للہ مصرعی
وذالک فی ذات الالہ وان یشاء
یبارک علیٰ اوصال شلو ممزع

"میں مسلمان ہونے کی حالت میں قتل ہو رہا ہوں اس لئے مجھے پرواہ نہیں کہ میں کس پہلو پہ گرتا ہوں یہ محض خدا تعالیٰ کے لئے ہے اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو میرے جسم کے پراگندہ ٹکڑوں پر بھی برکت نازل فرمائے گا"۔

اور بالآخر یہ مصائب ہی اسلام کی ترقی و عروج کے لئے بنیاد تھے اور اللہ اکبر پر ایمان لانے والوں کی فتح ہوئی۔

اللہ اکبر کے فقرہ میں ایک بہت عظیم نکتہ بیان کیا گیا ہے کہ دنیا میں حاکمیت اعلیٰ صرف اور صرف خدا تعالیٰ کو ہے اور اس حقیقت کو قرآن کریم نے بار بار پیش کیا ہے بادشاہوں اور سربراہان مملکت پر بھی ایک حاکم اعلیٰ ہے جو احکم الحاکمین ہے اور وہ

"اللہ اکبر" ہے

جس سے بڑھ کر اور کوئی نہیں ہے۔ یہ نقرہ اللہ تعالیٰ کی کبریائی کا اعلان کر رہا ہے کہ (بقیہ ص ۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ ۱۹۷۹ء

(قسط نمبر ۲)

دوسرا اجلاس

لجنہ اماء اللہ کا دوسرا اجلاس رات ۷ بج کر ۵ منٹ پر تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا جو محترمہ مستنصرہ مرزا صاحبہ ربوہ نے کی۔ محترمہ امۃ الوہاب صاحبہ نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد شعبہ جات میں امتیازی حیثیت حاصل کرنے والی لجنات کو سندات خوشنودی دی گئیں:۔

شعبہ تعلیم:۔

شہری لجنات:۔ اوّل:۔ ربوہ دوم:۔ کراچی قیادت ۲
سوم:۔ کراچی قیادت ۱ چہارم:۔ گوجرانوالہ۔
پنجم:۔ کراچی قیادت ۶

قصباتی لجنات:۔ اوّل:۔ کوٹ عبدالمالک دوم:۔ فیکٹری ایریا شاہدرہ
سوم:۔ چونڈہ

دیہاتی لجنات:۔ اوّل:۔ حسن پور چک ۱۲۱ ج ب ضلع فیصل آباد
دوم:۔ بشیر آباد ضلع حیدر آباد
سوم:۔ محمد آباد ضلع تھرپارکر
چہارم:۔ چک ۳۳ جنوبی ضلع سرگودھا
پنجم:۔ بستی جمال والا کھاکھی

شعبہ وصیت:۔ اوّل:۔ ربوہ ، قیادت ۶ کراچی
دوم:۔ سانگھڑ ، لاہور ، قیادت ۲ کراچی
سوم:۔ گوجرانوالہ ، قیادت ۱ کراچی

قصباتی لجنات:۔ اوّل:۔ حافظ آباد دوم:۔ کنری ضلع تھرپارکر
سوم:۔ نبی سر روڈ

دیہاتی لجنات:۔ اوّل:۔ قمر آباد ضلع نواب شاہ ، دوم:۔ چک چھور ضلع گوجرانوالہ
سوم:۔ بستی جمال والا کھاکھی ضلع ملتان۔

شعبہ تربیت:۔

شہری لجنات:۔ اوّل:۔ کراچی قیادت ۱ ، ربوہ
دوم:۔ لجنہ لاہور۔ سوم:۔ کراچی قیادت ۲۔

قصباتی لجنات:۔ اوّل:۔ فیکٹری ایریا شاہدرہ۔ دوم:۔ پیر محل۔
سوم:۔ کوٹ عبدالمالک

دیہاتی لجنات:۔ اوّل:۔ محمود آباد ، بستی جمال والا کھاکھی
دوم:۔ بشیر آباد ضلع حیدر آباد
سوم:۔ انور آباد " "

شعبہ تجنید:۔

شہری لجنات:۔ اوّل:۔ ربوہ ، سرگودھا
دوم:۔ کراچی قیادت ۱ ، ۲ ، ۵
سوم:۔ گوجرانوالہ۔ قیادت ۶ کراچی۔

شعبہ اشاعت:۔

شہری لجنات:۔ اوّل:۔ ربوہ ، راولپنڈی
دوم:۔ کراچی قیادت ۱۔ سوم:۔ گوجرانوالہ۔

قصباتی لجنات:۔ اوّل:۔ کوٹ عبدالمالک۔
دوم:۔ بدوملہی ضلع سیالکوٹ

دیہاتی لجنات:۔ اوّل:۔ بستی جمال والا کھاکھی۔

شعبہ مصباح:۔ اوّل:۔ ربوہ دوم:۔ اسلام آباد ، کنری
سوم:۔ راولپنڈی ، ضلع کراچی

اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک پر قرآن کریم کا ایک ایک پارہ حفظ کرنے پر ممبرات کو سندات دی گئیں۔ اسی طرح سال رواں میں اچھا کام کرنے والی ممبرات میں سندات خوشنودی تقسیم کی گئیں۔ بعض شعبہ جات کی سندات تقسیم نہیں کی جا سکیں۔ ڈاک سے بھجوائی جائیں گی۔

ٹھیک ساڑھے آٹھ بجے سیکرٹری تعلیم محترمہ سعیدہ احسن صاحبہ ، سیکرٹری مصباح محترمہ امۃ اللطیف خورشید صاحبہ ، سیکرٹری تربیت محترمہ رضیہ درد صاحبہ نے ان شعبہ جات کی کارکردگی کے نقائص کی نشاندھی کر کے مختلف لجنات اماء اللہ کی سیکرٹریان سے تبادلۂ خیال کیا اور ہدایات دیں۔ ساڑھے نو بجے اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

تیسرا اجلاس ۔ ۲۰؍اکتوبر

۷ بج کر ۳ منٹ پر اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو محترمہ امۃ الشافی شائستہ صاحبہ نے کی۔ رضیہ سلطانہ دارالصدر شرقی نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔

۸ بجے مقابلہ حسن قرأت شروع ہوا جس میں کل ۲۵ قاریات نے حصہ لیا۔ امسال اس مقابلہ کے لئے کوئی خاص حصہ مقرر نہیں تھا۔ منصف کے فرائض محترم قاری محمد عاشق صاحب نے ادا کئے۔ منصف کے فیصلہ کے مطابق:۔

محترمہ ناہید سبوحی صاحبہ ربوہ اوّل
" نصرت اکرم صاحبہ لاہور دوم
" رفعت شاہانہ صاحبہ " سوم
" امۃ الحلیم صاحبہ۔ دارالصدر جنوبی ربوہ۔ چہارم

بعد ازاں فضل عمر درس القرآن کلاس کے امتیازی نتیجہ کی سندات تقسیم کی گئیں۔

معیار اوّل

اوّل:۔ قدسیہ افضل دارالرحمت غربی ربوہ۔
دوم:۔ مریم صدیقہ چک چھور ۱۱
سوم:۔ صفۃ الرحمٰن سانگھڑ

معیار دوم

اوّل:۔ راشدہ اشرف دارالصدر شرقی ۱
دوم:۔ بشریٰ امیر دارالصدر جنوبی
سوم:۔ سلاحت تنویر دارالرحمت وسطی

معیار سوم

اوّل:۔ فوزیہ انجم دارالصدر شرقی ۱
دوم:۔ نائلہ روزی "
سوم:۔ شائستہ حسین دارالعلوم شرقی

خدام الاحمدیہ کی طرف سے اطفال الاحمدیہ و ناصرات الاحمدیہ کے مضمون نویسی کے مقابلہ میں قانتہ بشریٰ بنت محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد کو اوّل ، طاہرہ حبیب حافظ آباد کو دوم آنے پر بالترتیب دو سو روپے اور ڈیڑھ سو روپے کے نقد انعامات تقسیم کئے گئے۔

۹ بج کر ۲ منٹ پر تقریری مقابلہ معیار اوّل لجنہ اماء اللہ شروع ہوا۔ جس میں کل ۲۲ مقررات نے مندرجہ ذیل عناوین پر تقاریر کیں:۔

(۱) اسلام میں اخلاق و آداب (۲) صحابیات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کارنامے
(۳) معاشرے کی اصلاح میں عورت کا کردار (۴) اسلامی پردہ۔
(۵) حضرت مصلح موعودؓ کی علمی خدمات۔

منصفین کے فرائض:۔

(۱) محترمہ امۃ الرفیق ظفر صاحبہ کراچی
(۲) " امۃ النور صاحبہ ربوہ
(۳) " امۃ المجید صاحبہ چوہدری نائیجیریا

نے ادا کئے۔ وقت کی کمی اور حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ کی تقریر کا وقت ہو جانے کی وجہ سے مقابلہ درمیان میں روک دیا گیا۔ بقیہ مقابلہ چوتھے اجلاس میں کروایا گیا۔

منصفین کے فیصلہ کے مطابق:۔

(۱) محترمہ امۃ النصیر قادر دارالنصر غربی ربوہ اوّل
(۲) " سلمیٰ قریشی صاحبہ سرگودھا دوم
(۳) " امۃ الباسط صاحبہ جہلم سوم
(۴) " نصیرہ نسیم صاحبہ ربوہ چہارم
(۵) " ریحانہ یٰسین صاحبہ دارالرحمت وسطی ۲ "

۹ بج کر ۴ منٹ پر محترمہ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ کا خطاب شروع ہوا۔ تشہد، تعوذ اور آیت قرآنی اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ ..... کا شان نزول اور پس منظر بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ آج سے چودہ سو سال قبل غار حرا کے تاریک گوشہ میں انسان کامل پر اس عظیم آیت کا نزول ہوا اور قرآن کریم ، صحیفۂ ہدایت منصۂ شہود پر آیا۔

بعد ازاں آپ نے قرآن کریم کے فضائل و تاثیرات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن کریم میں وہ ترنم اور سوز پایا جاتا ہے کہ پڑھنے والے پر ایک وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔

خدا تعالیٰ کی بنیادی صفات انبیاء کے حالات و واقعات، حشر و نشر، عالم برزخ کا نقشہ اس طرح بیان کرتا ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کی ہستی کا اقرار کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

پھر آپ نے اعجاز القرآن کے متعلق بیان فرمایا کہ قرآن کریم کا سب سے بڑا اعجاز یہ ہے کہ آج تک کوئی بھی قرآن کریم جیسی مثال پیش کرنے کے چیلنج کو قبول نہیں کر سکا۔

آخر میں آپ نے نصیحت فرمائی کہ جب قرآن کریم مجسمۂ رحمت و برکات ہے تو ہمارا فرض ہے کہ ہم اسے حرزِ جاں بنائیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد پر پورا پورا عمل کریں کہ اس ام الکتاب کی درس و تدریس کا اس طرح انتظام کریں کہ کوئی بھی اس سے بے فیض نہ رہے۔

آپ کے خطاب کے بعد ۱۰ بج کر ۱۰ منٹ پر محترمہ رضیہ درد صاحبہ نے "ترکِ رسومات" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ توحید قائم کرنے اور اسلام کو دنیا میں غالب کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے لئے شرک و بدعات اور بد رسوم کی تمام چھوٹی بڑی کھڑکیوں کو بند کر دیں۔ شرک و بد رسوم کو چھوڑنا جہادِ کبیر ہے۔

پھر آپ نے مختلف بد رسوم کا تذکرہ کرکے ان کی نشاندہی کی مثلاً بچہ کی پیدائش، شادی بیاہ، موت فوت سے متعلق رسومات کا تفصیلاً ذکر کیا کہ لوگ نمائش اور اپنی برادری میں ناک اونچی رکھنے کے لئے بے جا رسوم اور اسراف و تکلفات کرتے ہیں۔

بعد ازاں بیان کیا کہ ہر زمانہ میں جو پیغمبر دنیا میں مبعوث ہوا اس نے اپنے زمانہ کے شرک اور بد رسوم کے خلاف جہاد کیا۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل زمانے کی رسومات و بدعات کا تذکرہ کیا اور بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے خلاف مکمل جہاد کرکے توحید خالص کو قائم کیا۔ مگر آپ کے بعد پھر بد رسوم نے سر نکالنا شروع کیا۔ خدا تعالیٰ نے اپنی قدیم سنت کے مطابق دنیا میں دوبارہ توحید قائم کرنے اور شرک و بدعات کو مٹانے کے لئے حضرت مسیح موعودؑ کو مبعوث فرمایا۔ آپ نے اور آپ کے خلفاء نے بد رسوم کے خلاف جہاد کیا۔ جو کہ آج بھی جاری ہے۔

۱۰ بج کر ۳۵ منٹ پر تقریر ختم ہوئی اور بقیہ تقریری مقابلہ معیار اول شروع ہوا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد کے باعث مقابلہ درمیان میں روک دیا گیا۔

۱۱ بج کر ۱۰ منٹ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تشریف لائے، حضور پُر نور کے کرسی صدارت پر رونق افروز ہونے پر محترمہ ناہید سلیمی صاحبہ نے تلاوت قرآن کریم اور محترمہ امۃ المومن صاحبہ نے درثمین سے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔

۱۱ بج کر ۲۰ منٹ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطاب فرمایا جس کے متن کا خلاصہ الفضل میں شائع ہو چکا ہے، آپ کا خطاب ۲۵ منٹ جاری رہا۔ خطاب کے بعد آپ نے دعا فرمائی۔

چوتھا اجلاس

ساڑھے تین بجے چوتھے اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو محترمہ امۃ الکریم احمد صاحبہ نے کی۔ پھر ۳ بج کر ۳۵ منٹ پر محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے درس حدیث دیا۔ سب سے پہلے آپ نے

وَمَا آتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

کی تلاوت فرماتے ہوئے حدیث کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ بعد ازاں آپ نے تین نہایت اہم احادیث اور ان کی مؤثر تشریح بیان فرمائی۔

پہلی حدیث کی روشنی میں آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قولِ مبارک کے مطابق آخری زمانہ میں ایک قوم پیدا ہوگی جو نیکی کی ہدایت کرے گی اور بدی سے منع کرے گی۔ جماعت احمدیہ ہی ایسی جماعت ہے جس کے ذریعہ یہ کام انجام پا سکتا ہے۔ پھر آپ نے قرونِ اولیٰ کی صحابیات کے تبلیغی کارنامے بیان فرمائے کہ اسلام قبول کرنے سے ان پر مصائب کے پہاڑ ٹوٹ پڑے مگر کیا مجال کہ ان کے پایۂ ثبات میں لغزش آئی ہو۔

دوسری حدیث بیان کرتے ہوئے آپ نے خلیفۂ وقت کی اطاعت کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کی روشنی میں قدرتِ ثانیہ کی اہمیت واضح فرمائی اور فرمایا کہ ایمان بالخلافت کی بنیاد یہ عقیدہ ہونا چاہیئے کہ خلیفہ بنانا خدا کا کام ہے اور خلیفۂ وقت کے ہر حکم پر عمل کرنا اعمالِ صالحہ میں سے ہے۔

تیسری حدیث کے بیان کی روشنی میں فرمایا کہ اسلام کا عالمگیر غلبہ مہدی موعود کے زمانہ سے وابستہ کیا گیا۔ نیز یہ کہ دین کے تفقہ کے لئے زمین کے کناروں سے لوگ اس جماعت کے پاس آئیں گے۔ آپ نے احمدی مستورات کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بیان کی روشنی میں بتایا کہ تمہیں دنیا کی معلم بنایا گیا ہے۔ آپ نے حضرت عائشہؓ کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ احمدی خواتین کو خدا تعالیٰ نے ایسی استعدادیں دی ہیں کہ اگر وہ دعا کے ذریعہ انہیں بڑھانے کا لا

۴۴

(اللہ اکبر۔ اللہ اکبر بقیہ ص۵)

کہ اے لوگو! تم اپنی گفتار۔ کردار اور ہر معاملہ میں خدا تعالیٰ کی رضا کو مقصود و بنیاد۔ تمہارے اخلاق۔ معاشرہ اور عادات محض خدا تعالیٰ کے احکام کے مطابق ہوں۔

الغرض اللہ اکبر کا نقرہ بڑا ہی حسین و جمیل ہے اور اس میں فرزندان اسلام کے لئے پیغام ہے۔ جو برکت اور رحمت کا باعث ہے۔

تعمیر مہمان خانہ جلسہ سالانہ

مہمان خانہ جلسہ سالانہ کی تعمیر جاری ہے۔ اور جلسہ سالانہ سے قبل اسے مکمل کرنے کے لئے رقم کی ضرورت ہے۔ احباب اور متعلقہ جماعتوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے عطایا جلد از جلد مرکز میں بھجوا کر ممنون فرمائیں تاکہ تعمیر کا کام جاری رکھا جا سکے۔ تمام رقوم افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام امانت مہمان خانہ جلسہ سالانہ کھاتہ ۶۸۵۵ / ۱۴۷-۱۰۴ میں جمع کرنے کے لئے بھجوائی جائیں۔

(افسر جلسہ سالانہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواستِ دعا

(۱) میرا لڑکا مبارک احمد بیمار ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ خدا تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔ (محمد شفیع دارالنصر غربی ربوہ)

(۲) مکرم ڈاکٹر محمد احسان صاحب ترک آف سیالکوٹ شہر کافی دنوں سے بیمار ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہو چکی ہے۔ مکرم ڈاکٹر صاحب سلسلہ کے بہت پرانے خادم ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور جملہ احباب جماعت سے مکرم ڈاکٹر صاحب ترک کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (مظفر حسین انسپکٹر تحریک جدید)

(۳) تمام احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل اور رحم سے نوازے۔ پریشانیاں دور فرمائے اور نقصان کے نعم البدل سے نوازے۔ آمین۔ (اشان محمد شیخ مری روڈ راولپنڈی)

۴۴ - لائے تو دین میں مردوں سے آگے نکل سکتی ہیں۔

تقریباً چار بجے درس حدیث ختم ہوا۔ پھر ناصرات کے انعامات تقسیم کئے گئے۔ بعد ازاں لجنہ اماء اللہ کے مقالہ نویسی کے انعامات تقسیم کئے گئے۔

راشدہ غنی صاحبہ ربوہ اول۔ تسنیم لطیف صاحبہ سرگودھا دوم۔ شاہدہ مبارکہ صاحبہ دارالصدر شمالی ربوہ سوم۔ مسرت نور باجوہ چک ۳۱ انعام حوصلہ افزائی۔

۴ بج کر ۲۰ منٹ پر بقیہ تقریری مقابلہ معیار اول شروع ہوا جو ۵ بج کر ۱۰ منٹ پر ختم ہوا۔ ۵ بج کر ۱۰ منٹ پر تقریری مقابلہ معیار دوم شروع ہوا۔ جس میں ۲۹ مقررات نے مندرجہ ذیل عناوین پر تقاریر کیں۔ وقت فی تقریر ۳ منٹ دیا گیا۔ ۱۵-۵ تک لاؤڈ سپیکر کے سامنے سٹیج پر اور اس کے بعد بغیر لاؤڈ سپیکر تقاریر ہوئیں۔

(۱) حضرت عمرؓ کا دورِ خلافت (۲) ہمارے عقائد (۳) جماعت احمدیہ کے ذریعہ اکناف عالم میں تبلیغ اسلام۔ (۴) احمدی خواتین کا جذبۂ ایثار و فدائیت۔ (۵) ہستی باری تعالیٰ۔

منصفین کے فرائض:- (۱) محترمہ نعیمہ سلیمی صاحبہ۔ لاہور۔ (۲) محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ (۳) محترمہ امۃ الکریم وزیر صاحبہ ربوہ نے سرانجام دیئے۔ ساڑھے سات بجے تقریری مقابلہ معیار دوم ختم ہوا۔ منصفین کے فیصلہ کے مطابق:- (۱) محترمہ امۃ الحی فضیلت صاحبہ ربوہ اول۔

(۲) ،، نگہت جاوید صاحبہ سرگودھا ، محترمہ مبشرہ باسط صاحبہ ربوہ۔ دوم

(۳) ،، ثمرینہ ہاشمی صاحبہ کراچی ، ،، راشدہ اشرف صاحبہ ،، سوم

بعد ازاں پیغام لجنہ اماء اللہ برطانیہ پڑھ کر سنایا گیا جو محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر عبد السلام صاحب کی طرف سے موصول ہوا۔

تقریری مقابلہ معیار دوم کے ساتھ ساتھ حفظ قرآن مجید اور بیت بازی کے مقابلے لجنہ ہال میں منعقد کئے گئے۔

پانچواں اجلاس

رات ۸ بجے پانچویں اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو محترمہ امۃ الحمید صاحبہ دارالنصر غربی ربوہ نے کی۔ اس کے بعد مقابلہ حفظ قرآن میں دس لڑکیوں کو اول پوزیشن حاصل کرنے پر سندات دی گئیں۔ اس کے بعد شوریٰ کا اجلاس منعقد ہوا۔

(باقی)

آپ نے ثابت کر دیا ہے کہ خدا تعالیٰ کی تائید ہر آن ہمارے ساتھ ہے

ڈاکٹر عبدالسلام کو احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کی طرف سے مبارکباد

لاہور۔ احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور کی طرف سے عالم اسلام کے نامور سائنسدان محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کو نوبل انعام کا اعزاز حاصل کرنے پر مبارکباد دیتے ہوئے جو خط لکھا گیا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ آپ نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت ہر آن ہمارے شامل حال ہے۔ ہمیں آپ پر بجا طور پر فخر ہے۔

مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو نوبل پرائز ملنے پر احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور کی جانب سے مبارکباد کا جو خط لکھا گیا اس کا مضمون حسب ذیل ہے:۔

”آپ کو ۱۹۷۹ء کا فزکس نوبل پرائز ملنے کی خبر سے لاہور کے احمدی طلباء کو بہت مسرت ہوئی۔ میں احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور کی جانب سے آپ کو یہ اعزاز ملنے پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ آپ کا یہ اعزاز نظریاتی طبعیات کی ترقی میں یقیناً ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔

جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ:۔

”میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔“

آپ نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت ہر آن ہمارے شامل حال ہے۔ ہمیں بجا طور پر فخر ہے کہ جس پہلے مسلمان اور پاکستانی سائنسدان کو یہ اعزاز حاصل ہوا وہ احمدی ہیں۔ آپ نے سائنسی میدان میں جو اعلیٰ ترین مقام حاصل کیا ہے وہ نوجوان احمدی طلباء کے لئے مشعل راہ ہے۔

آخر میں ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ یہ اعزاز آپ کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور مزید سائنسی ترقیات کا پیش خیمہ ہو (آمین)

والسلام۔ منور احمد نعیم۔ (صدر احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور)

ضروری اعلان

امراء اضلاع جماعتہائے احمدیہ سے بعض کوائف تعلیمی دریافت کئے گئے تھے۔

بعض امراء نے وضاحت طلب کی ہے کہ کیا بچوں سے مراد نوزائیدہ بچے بھی ہیں؟ اس کے متعلق وضاحت کی جاتی ہے کہ بچوں کی تعداد دیتے ہوئے صرف ایسے بچوں کی تعداد ملحوظ رکھیں جو پڑھنے کی عمر میں ہوں۔ جو بچے پڑھنے کی عمر کو نہ پہنچے ہوں ان کی تعداد مطلوب نہیں۔

نیز مردوں اور خواتین اور بچوں کی تعداد علیحدہ علیحدہ دی جائے۔

(ناظر تعلیم)

درخواست دعا

خاکسار کی اہلیہ بشریٰ فردوس بھٹی عرصہ دراز سے تبخیر معدہ اور انتڑیوں کی سوزش کے عارضہ میں مبتلا ہے۔ احباب جماعت سے خاص دعاؤں کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد از جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور لمبی زندگی دے۔ آمین

نعمت اللہ بھٹی میل نرس
کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ

عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

برائے ۵۹-۱۳۵۸ ہش مطابق ۸۰-۱۹۷۹ء

۱۔	نائب صدر	مکرم مرزا فرید احمد صاحب
۲۔	معتمد	" عبدالمنان صاحب طاہر
۳۔	مہتمم خدمت خلق	" ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب
۴۔	" تعلیم	" لئیق احمد صاحب طاہر
۵۔	" تربیت	" حافظ مظفر احمد صاحب
۶۔	" مال	" میاں لطیف احمد صاحب
۷۔	" عمومی	" چوہدری مبارک احمد صاحب طاہر
۸۔	" صحت جسمانی	" مرزا نصیر احمد صاحب
۹۔	" وقار عمل	" حمید احمد خالد صاحب
۱۰۔	" صنعت و تجارت	" مرزا لقمان احمد صاحب
۱۱۔	" تحریک جدید	" تصور احمد صاحب
۱۲۔	" اطفال	" محمد اسلم شاد صاحب
۱۳۔	" مجالس بیرون	" ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی
۱۴۔	" اصلاح و ارشاد	" قریشی محمد انور صاحب
۱۵۔	" تجنید	" نصیر احمد صاحب قمر
۱۶۔	" اشاعت	" مرزا فرید احمد صاحب
۱۷۔	مہتمم مقامی	مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب
۱۸۔	" امور طلباء	" شیخ مبارک احمد صاحب
۱۹۔	محاسب	" مبارک احمد طاہر صاحب

محمود احمد
(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے مغفرت

میرے پیارے والد محترم چوہدری فضل قادر صاحب اٹھوال مورخہ ۲۳ر اکتوبر کو بمقام محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر میں بقضائے الٰہی وفات پا کر اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔ مرحوم موصی تھے انہیں امانتاً محمد آباد میں دفن کر دیا گیا ہے۔ تمام احباب جماعت سے ان کی مغفرت اور بلندئ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز ہم سب لواحقین کو اللہ تعالیٰ صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(چوہدری عبداللطیف اکاؤنٹنٹ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

قادیان کا قدیمی محبوب کاجل
جو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے نسخہ کے مطابق تیار کیا جاتا ہے۔
عبدالقادر ابن ماسٹر ماموں خان صاحب گولبازار ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ربوہ اور بیرون ربوہ میں سکنی اور زرعی جائیداد کی خرید و فروخت کا سب سے پہلا اور قابل اعتماد ادارہ۔
احمد اسٹیٹس (رجسٹرڈ) انس مارکیٹ ربوہ۔ فون ۵۳۵